بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ حنین کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

نیز جلسہ سالانہ جرمنی کے شاملین کو نصائح اور دنیا کے حالات کے پیشِ نظر دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29/ اگست 2025ء (۲۹/ ظہور ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگِ حنین کے تعلق میں آج کچھ مزید تفصیل بیان کروں گا۔

آنحضرت ﷺ نے مکّے سے روانہ ہوتے وقت حضرت عتاب بن اسیدؓ کو امیر مقرر فرمایا، یہ مکّے کے پہلے امیر تھے جو مقرر کیے گئے۔ اُس وقت حضرت عتابؓ کی عمر تقریباً بیس سال تھی۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کو اہلِ مکّہ کو دین کی تعلیم سکھانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ حضرت عتابؓ اور ان کے والد قریش خاندان کے سرکردہ فرد تھے اور اسلام کے سخت مخالف تھے۔ آپؓ کی اسلام دشمنی کا یہ عالم تھا کہ فتح مکہ کے دن جب حضرت بلالؓ نے اذان دی تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ شکر ہے میرا باپ یہ اذان سننے سے پہلے ہی دنیا سے چلا گیا۔ عتابؓ نے اس کے بعد فتح مکہ کے دن اسلام قبول کرلیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عتابؓ کو مکے کا عامل مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اے عتاب! مَیں نے تمہیں اہل اللہ یعنی اللہ کے گھر والوں پر عامل مقرر کیا ہے، ان سے نرمی سے معاملہ کرنا۔ حضرت عتابؓ آنحضرت ﷺ کی وفات تک مکے کے عامل رہے اور ایک روایت کے مطابق آپؓ عہدِ صدیقی میں بھی مکے کے عامل رہے۔

آنحضرت ﷺ غزوہ حنین کے لیے ۶/ شوّال کو ہفتے کے دن روانہ ہوئے، اور ۱۰/ شوّال کو حنین پہنچے۔ ازواجِ مطہرات میں سے اس سفر میں حضرت ام سلمہؓ اور حضرت زینبؓ آپؐ کے ساتھ تھیں۔ غزوہ حنین میں سپاہیوں اور ہتھیاروں دونوں اعتبار سے مسلمانوں کی تعداد گو کہ مخالف لشکر کے مقابل پر کم تھی، مگر اب تک کے سابقہ تمام غزوات کی نسبت یہ تعداد زیادہ تھی۔ ائمہ مغازی نے لکھا ہے کہ آپؐ بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے تھے، دس ہزار تو وہ جو فتح مکہ کے لیے مدینے سے آئے تھے جبکہ اہلِ مکہ میں سے دو ہزار لوگ آپؐ کے ساتھ اس غزوے کے لیے روانہ ہوئے۔

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کے سفر میں چل رہے تھے، انہوں نے بہت لمبا سفر کیا یہاں تک کہ شام ہوگئی، مَیں آنحضور ﷺ کے ساتھ نماز میں شامل ہوا۔ اتنی دیر میں ایک سوار آیا اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! مَیں آپ لوگوں کے آگے آگے گیا اور میں نے دیکھا کہ ھوازن کے لوگ اپنی عورتوں اور جانوروں کے ساتھ جمع ہوئے ہیں۔ آپؐ نے یہ سن کر تبسّم فرمایا اور فرمایا کہ کل ان شاء اللہ یہ مسلمانوں کا مالِ غنیمت ہو گا، پھر فرمایا کہ آج رات کو کون ہمارا پہرہ دے گا؟ حضرت انس بن ابی مرسلؓ نے کہا کہ مَیں پہرہ دوں گا۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں فرمایا کہ اس گھاٹی میں جاؤ اور یہ نہ ہو کہ ہم تمہاری وجہ سے دھوکا کھائیں۔ یعنی چوکس ہو کر پہرہ دینا۔ جب صبح ہوئی تو آنحضور ﷺ اپنی نماز کے لیے نکلے، نماز کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں مبارک ہو کہ تمہارا سوار آگیا ہے، پھر آپؐ نے حضرت انس بن ابی مرسل کو فرمایا کہ تمہارے لیے جنّت واجب ہوگئی۔

مالک بن عوف نے تین جاسوسوں کو مسلمانوں کے لشکر میں بھیجا تھا، مگر یہ تینوں جب واپس آئے تو یہ حواس باختہ تھے، انہوں نے کہا کہ ہم نے گھوڑوں پر سفید آدمیوں کو دیکھا ہے اگر جنگ ہوگئی تو ہم ان لوگوں پر قابو نہیں پاسکیں گے۔ ہم زمین والوں پر قابو نہیں پاسکتے تو ہم آسمان والوں پر کیسے جنگ کریں گے۔ اگر ہماری بات مانو تو واپس چلے جاؤ۔ مالک بن عوف نے انہیں برا بھلا کہا اور ایک بہادر آدمی کو بھیجا۔ وہ بھی جلد واپس آگیا اور وہ بھی مرعوب تھا۔ اس نے بھی یہی کہا کہ بہتر یہی ہے کہ ہم واپس لوٹ چلیں۔ مگر مالک بن عوف نے یہ بات نہ مانی۔

حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ھوازن پر حملہ آور ہوئے تو ایک آدمی آیا اور بیٹھ گیا اور لوگوں سے باتیں کرنے لگا، پھر وہ تیزی سے اونٹ پر سوار ہو کر بھاگنے لگا، آنحضور ﷺ نے اُسے دیکھا تو فرمایا کہ یہ جاسوس ہے اسے پکڑو اور قتل کردو۔ چنانچہ اسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔

وادی حنین ایسی ہے جس میں بہت سی گھاٹیاں ہیں۔ چنانچہ مالک بن عوف نے اپنے فوجیوں کو گھاٹیوں میں گھات لگا کر بٹھا دیا تاکہ وہ آنحضور ﷺ اور آپؐ کے اصحابؓ پر دفعۃً حملہ کر دیں۔ کفار کی صف بندی یہ تھی کہ سب سے آگے گھڑ سوار، ان کے پیچھے پیادہ فوج، پھر اونٹوں پر عورتیں اور بچے اور پھر مال مویشی۔

آنحضرت ﷺ نے بنو سلیم کا ایک ہزار کا گھڑ سوار دستہ فوج کے ہراول میں رکھا اور اس کی قیادت خالد بن ولیدؓ کے سپرد فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ لشکر کے وسط میں تھے۔ آپؐ نے انصار اور مہاجرین میں بڑے پرچم تقسیم کیے۔ مہاجرین کا ایک پرچم حضرت علیؓ کے سپرد کیا اور ایک پرچم حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے سپرد فرمایا۔ ایک پرچم حضرت عمرؓ کے سپرد فرمایا۔ بنو خزرج کا پرچم حضرت حباب بن منذرؓ اور اوس کا پرچم

اسید بن حضیرؓ کے سپرد فرمایا۔ حنین کے معرکے میں ابتدائی فتح مسلمانوں کو ہوئی، مگر پھر کفار کے اچانک حملے سے مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی اور مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی۔ تاہم اس کے بعد مسلمانوں کو زبردست فتح حاصل ہوئی۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بنو ھوازن پر حملہ کیا تو وہ شکست کھا کر پسپا ہو گئے اور ہم مالِ غنیمت اکٹھا کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر انہوں نے ہم پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ اس کی وجہ سے وہ نوجوان جن کے پاس بچاؤ کا کوئی سامان نہ تھا پیٹھ پھیر کر بھاگے، مگر جہاں تک رسول اکرم ﷺ کی بات ہے آپؐ اس وقت بھی میدان میں ڈٹے رہے۔ آپؐ سفید خچر پر سوار تھے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی تمام جنگوں میں سب سے قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ ان سب جنگوں میں صورتِ حال کیسی بھی رہی ہو آپؐ جیسی جرأت اور بہادری کی مثال نہیں ملتی۔ جس وقت بڑے بڑے بہادروں کے بھی پاؤں اکھڑ جاتے ہیں آپؐ ان مواقع پر چٹان کی طرح ڈٹے نظر آتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنین کے دن تیر کھا کر واپس مڑنے کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین میں جب مسلمانوں کا لشکر پیچھے ہٹا کیونکہ دشمن کے تیروں کے حملہ نے شدت اختیار کر لی تھی تو آپ صرف چند صحابہ کو ساتھ لے کر دشمن کی طرف آگے بڑھے حضرت ابو بکرؓ نے یہ دیکھ کر کہ دشمن کا حملہ شدید ہے آپ کو روکنا چاہا اور آگے بڑھ کر آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی مگر آپ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو میرے گھوڑے کی باگ کو۔ اس کے بعد آپ ﷺ یہ شعر پڑھتے ہوئے آگے بڑھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبدِ المطلِب

یعنی میں خدا کا نبی ہوں اور جھوٹا نہیں ہوں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ آپؐ کا یہ فرمانا کہ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں اِس کا یہ مطلب تھا کہ اِس وقت دشمن کا حملہ اِس قدر شدید ہے کہ دشمن کے چار ہزار تیر انداز تیروں کی بارش برسا رہے ہیں۔ اِس حالت میں میرا آگے بڑھنا انسانیت کی شان سے بہت بلند اور بالا نظر آتا ہے اس سے کوئی دھوکا نہ کھائے اور یہ نہ سمجھے کہ مجھ میں کوئی خدائی طاقت ہے۔ میں تو عبد المطلب کا بیٹا ہی ہوں اور ایک بشر ہوں صرف اللہ تعالیٰ کی مدد میرے نبی ہونے کی وجہ سے میرے ساتھ ہے

جب مسلمانوں کے لشکر میں انتشار پیدا ہوا تو آپؐ کے پاس چند افراد موجود رہ گئے تھے جن کی تعداد چار سے لے کر تین سَو تک بیان کی جاتی ہے۔ روایات میں ذکر آتا ہے کہ حنین کے موقع پر سب لوگ نہیں بھاگے تھے بلکہ مکہ کے مؤلفۃ القلوب لوگوں میں سے جو منافق لوگ تھے اور مکے کے دیگر لوگ جو اس جنگ میں شریک ہو گئے تھے اور ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے انہوں نے بھاگنا شروع کر دیا تھا اور یہ ناگہانی شکست اس وجہ سے ہوئی کیونکہ دشمنوں نے ایک ساتھ تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی تھی۔ بہر حال اس کی

مزید تفصیلات بھی ہیں انشاء اللہ آئندہ بیان ہوں گی۔

آخر پر حضور انور نے جلسہ سالانہ جرمنی کے حوالہ سے نصائح فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں، جلسے کے مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق دے، اپنی علمی، عملی اور روحانی ترقی میں مستقل بڑھتے چلے جانے کا عہد کریں اور اس کے لئے کوشش کریں، خاص طور پر ذکر الٰہی اور دعاؤں میں وقت گزاریں۔ جہاں اپنے لئے اپنی نسلوں کیلئے دعا کریں وہاں جماعت کی ترقی اور ہر مخالف کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے اور ان کے شر کے خاتمہ کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے۔

پھر دعائیہ تحریک کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں آئے دن کوئی نہ کوئی تکلیف دہ واقعہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ان مخالفین کی پکڑ کے سامان فرمائے۔ عمومی طور پر دنیا کے امن کیلئے بھی دعا کریں۔ یہ دنیا والے اپنے عمل کی وجہ سے اپنی تباہی کے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس خوفناک تباہی سے بچائے۔ مشرق وسطیٰ کے لئے بھی دعا کریں صہیونی حکومت نے تو ظلم و بربریت کی انتہا کر دی ہے۔ لگتا ہے کہ ان کو صفحہ ہستی سے ہی مٹانا چاہتے ہیں۔ مظلوم بچوں عورتوں بوڑھوں اور بیماروں معصوموں پر ظلم کی حد ہو گئی ہے ایک قتل عام ہو رہا ہے ہر جگہ۔ اب تو بعض دنیادار سیاستدان اور حکومتیں بھی کچھ آواز اٹھانے لگ گئی ہیں کہ یہ غلط ہے بند کرو اس کو لیکن اب بھی ظالم حکومت سننے کو تیار نہیں ان کی باتیں۔ دولت اور طاقت کے نشے نے ان کو امریکہ اور اس کے ہم نواؤں کو تکبر اور ظلم کی انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ مسلمان حکومتیں جو ہیں وہ بھی کچھ نہیں کر رہیں اگر کچھ نہیں کر سکتیں تو کم از کم اپنی حالتوں کو بدل کر اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کی مدد کو آئے۔ کاش کہ ان کو یہ بھی عقل آ جائے۔ اسی طرح مسلمان مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس ظلم سے روکے۔

آج یہ ہم احمدیوں کا کام ہے کہ ان سب ظلموں کے خلاف جہاں جہاں بس چلتا ہے آواز پہنچائیں اور خاص طور پر دعائیں کریں اور درد دل سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔